سوال

(276) بیوی کا چھوڑا ہوا ترکہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لالہ موسیٰ سے بواسطہ ذیشان خریداری نمبر 5695 قاضی محمد خاں لکھتے ہیں کہ میری بیوی فوت ہوگئی ہے اس کے نہ والدین زندہ ہیں اور نہ کوئی اولاد ہے صرف اس کا خاوند اور تین حقیقی بہنیں زندہ ہیں اس کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ کلالہ کی ایک صورت ہے چونکہ اولاد نہیں ہے اس لیے خاوند کو اس کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد سے نصف ملے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تمہیں اس مال کا نصف ملے گا جو تمہاری بیویاں چھوڑ مریں بشرطیکہ ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہو۔ (4النساء:12)

اور تین حقیقی بہنوں کو کل جائیداد سے دو تہائی یعنی 3/2 ملے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اگر میت کی دو بہنیں (یا دو سے زیادہ) ہوں تو انہیں میت کے ترکہ سے دو تہائی ملے گا تقسیم میں سہولت کے لیے بنیادی طور پر کل جائیداد کے چھ حصے کر لیے جائیں نصف یعنی تین حصے خاوند کو اور دو تہائی یعنی چار حصے تین بہنوں کو دیے جائیں اس صورت مسئلہ میں دو باتوں کو پیش نظر رکھا جائے۔

(1) جس صورت مسئلہ میں کل حصوں سے ورثاء کو ملنے والے سہام زیادہ ہو جائیں وہاں عول ہوتا ہے جیسا کہ موجودہ صورت مسئلہ میں ہے کیونکہ جائیداد کل حصے چھ ہیں لیکن جب خاوند کے تین اور تین بہنوں کے چار حصوں کو جمع کیا تو یہ سات سہام بنتے ہیں اس لیے تقسیم کے عمل کو پورا کرنے کے لیے کل جائیداد کے چھ کے بجائے سات حصے کر لیے جائیں گے ان سات حصوں میں سے تین خاوند کو اور باقی چار بہنوں کو مل جائیں گے۔

(2) بہنوں کی تعداد تین ہے اور ان کے حصے چار ہیں انہیں تقسیم کرنے کے لئے کسر کا سہارا لینا پڑے گا جو فرائض میں نہیں چلتا لہذا انہیں پورا پورا تقسیم کرنے کے لیے جائیداد کے سات حصوں کو ایک خاص نسبت سے بڑھانا ہوگا جسے وراثت کی اصطلاح میں تصیح مسئلہ کہا جاتا ہے تقسیم میں یکسانیت کے لیے کل جائیداد کے اکیس حصے کر لیے جائیں گے یعنی بہنوں کی تعداد کے مساوی عدد کو جائیداد کے بنیادی حصوں سے ضرب دی جائے گی اب تین ضرب سات برابر اکیس حصے بن گئے ان میں تین ضرب تین برابر نو حصے خاوند کے لئے اور چار ضرب تین برابر بارہ حصے تین بہنوں کے لیے اب وہ 12 حصوں سے چار چار حصوں کی مالک ہوں گی واضح رہے کہ جائیداد کی تفصیلی تقسیم محکمہ مال یعنی مٹواری وغیرہ کے ذمے ہیں وراثت کے فتویٰ میں صرف حصوں کا تعین کیا جاتا ہے تقسیم کا عمل ہمارے ذمے نہیں ہے (واللہ اعلم بالصواب)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:300